السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لاہور سے سعید ساجد لکھتے ہیں کہ پارکوں اور دوسرے پبلک مقامات پر قبضہ کے انداز میں مساجد اور مدارس تعمیر کرنا، پھر ان مساجد میں نماز ادا کرنا شرعاً کیا حیثیت رکھتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے پیش نظر اس امت کے لئے تمام روئے زمین کو مسجد قرار دیا گیا ہے، چند مخصوص مقامات کے علاوہ ہر جگہ نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ (صحیح البخاری حدیث نمبر 335

لیکن کسی قطعہ اراضی کو شرعی مسجد قرار دینے کے لئے ضروری ہے کہ وہ جگہ وقف تام ہو اور وقف کرنے سے پہلے وقف کنندہ اس کا مالک ہو، صورت مسئولہ میں پارک اور پبلک مقامات حکومت کی ملکیت ہیں ایسے مقامات پر شرعی مسجد کے لئے دو صورتیں ہیں:

1۔ حکومت وقف پارک یا پبلک مقامات کے کسی حصہ کو مسجد کے لئے وقف کر دے۔

2۔ اگر قبضہ کے انداز میں مسجد بنائی گئی ہے۔ تو حکومت قانونی طور پر اسے تسلیم کر کے اسے مالکانہ حقوق دے دے۔ لیکن جس مقام پر غاصبانہ قبضہ ہو تو عدم صحت وقف کی وجہ سے اس پر بنائی ہوئی مسجد شرعی مسجد نہیں ہوگی۔ ایسی مساجد کی انتظامیہ کو چاہیے کہ حکومت سے معاملات طے کر کے اس کی قیمت ادا کرے یا حکومت سے باضابطہ اجازت نامہ حاصل کرے۔ بصورت دیگر حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ایسی جگہ کو منہدم کر کے اس جگہ کو کسی اور مصرف میں استعمال کرے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مسجد بنانے کا پروگرام بنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نجار کو قیمت ادا کرنے کی پیش کش فرمائی۔ واضح رہے کہ ایسی مسجد میں نمازیوں کو نماز پڑھنے کا پورا ثواب ملتا ہے۔ جو شرعی طور پر مساجد ہوں اور وہاں کوئی شرعی رکاوٹ نہ ہو۔ شرعی رکاوٹیں حسب ذیل ہیں:

1۔ مال حرام سے مسجد تعمیر کی گئی ہو۔

2۔ غصب شدہ زمین پر مسجد کا ڈھانچہ کھڑا کیا گیا ہو۔

3۔ مشترکہ قطعہ اراضی کو بلا اجازت شریک ثانی مسجد کے لئے استعمال کیا گیا ہو۔

4۔ فخر ومباہات اور شہرت وریا کے پیش نظر مسجد بنائی گئی ہو۔

5۔ ضرر رسانی، ضد، ہٹ دھرمی اور پہلی مسجد کی مخالفت کی وجہ سے مسجد تعمیر کی گئی ہو۔

اگر مسجد کی تعمیر میں مندرجہ بالا امور میں سے کوئی ایک بھی پایا گیا تو ایسی مسجد شرعی مسجد نہیں ہے۔ اگر کوئی مسجد ان امور سے مبرا ہو اور خالص لوجہ اللہ وقف تام مقام پر تعمیر کی گئی ہو بلا شبہ مسجد شرعی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:76